بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — خطبہ نمبر ۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہارشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۲۹ صلح ۱۳۴۳ ہش | ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ | ۲۹ جنوری ۱۹۶۴ء | نمبر ۲۵

رمضان اور تلاوتِ قرآن

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کریم نازل ہوا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام ماہِ رمضان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن کریم کا دور فرماتے تھے اور آخری رمضان میں آپ نے حضور علیہ السلام کے ساتھ قرآن کریم کا دو بار دور فرمایا اس میں اس طرف بھی اشارہ تھا کہ حاملِ قرآن اور مفسرِ قرآن علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد امتِ محمدیہ کو قرآن کریم کے پڑھنے۔ اس پر غور کرنے۔ اس کے مطالب سمجھنے اور اس سے ہدایت لینے کی طرف خاص توجہ دینی ہوگی۔ اس نکتہ کو اکابرِ امت نے خوب سمجھا اور ماہِ رمضان میں تلاوتِ قرآن مجید پر اس قدر زور دیا اور اس کی طرف اس قدر متوجہ ہوئے اور اس کثرت سے قرآن کریم کو پڑھا کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ حضرت الاسود رض کے متعلق آتا ہے کہ رمضان میں وہ دو راتوں میں قرآن کریم ختم کر لیتے تھے۔ النخعی رض رمضان کے پہلے بیس دنوں میں تین دنوں میں اور آخری عشرہ میں دو راتوں میں قرآن کریم ختم کر لیتے تھے اسی طرح حضرت قتادہ رض رمضان کی پہلی بیس راتوں میں تین دن میں ایک بار لیکن آخری عشرہ میں ہر روز پورے قرآن کی تلاوت مکمل کر لیتے تھے۔ حضرت امام شافعی اور حضرت امام ابوحنیفہ علیہما الرحمتہ ماہِ رمضان میں قرآن کریم کے ساٹھ دور کرتے تھے۔ حضرت امام مالک رح کے متعلق آیا ہے کہ رمضان شروع ہوتے ہی حدیث کے تمام مشاغل ترک کر کے صرف قرآن کریم ہی کی تلاوت فرماتے رہتے تھے۔ حضرت سفیان ثوری رح کے متعلق بھی یہی آیا ہے کہ وہ سب دیگر مشاغل دینیہ کو چھوڑ کر رمضان مبارک میں صرف تلاوتِ قرآن ہی کی طرف کلیتہً متوجہ ہو جاتے تھے۔

پس میں دوستوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ رمضان کے مبارک مہینہ میں خصوصاً راتوں کی گھڑیوں میں جہاں تک ممکن ہو سکے دیگر مشاغل کو ترک کر کے قرآن کریم کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی پوری ہمت اور اپنی پوری طاقت اور اپنی پوری توجہ کے ساتھ قرآن کریم کے پڑھنے۔ اس کے مطالب پر غور کرنے اور اس کے اوامر و نواہی کی حکمتوں کے سمجھنے کی سعی میں لگ جائیں اور کوشش کریں کہ اس پاک اور مقدس کتاب سے زیادہ سے زیادہ برکتیں حاصل ہوں کیونکہ یہ نور ہے جس میں کوئی ظلمت نہیں اور وہ چشمۂ صافی ہے جس میں کوئی گدلا پن نہیں اور وہ کامل اور مکمل ہدایت ہے جس کے بعد کسی اور صحیفہ یا ہدایت کی ضرورت نہیں۔ اس کے لئے کہتے ہی کیا ہیں

وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

پس آؤ کہ ان صحفِ مکرمہ مرفوعہ کی تلاوت کریں۔ انہیں پڑھیں اور پڑھیں اور پھر پڑھیں۔ یہاں تک کہ وہ ہمارے سارے جسم اور ہماری ساری روح اور ہمارے سارے دل اور دماغ میں سرایت کر جائیں۔ اور اس ارفع اور عزت بخش کلام کے لئے ہمارے دلوں میں ایک بے پناہ محبت پیدا ہو جائے اور ہمارے وجود کا ذرہ ذرہ بے اختیار ہو کر پکار اٹھے کہ

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۸ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ رات نیند بھی آ گئی تھی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

وقفِ جدید سالِ ہفتم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام آپ ۲ جنوری ۱۹۶۴ء کے الفضل میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ وقفِ جدید سال ہفتم کے وعدہ جات اپنی جماعت کے تمام افراد سے لے کر جس قدر جلد ممکن ہو بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

حضرت سیدہ اُمِّ مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

لاہور ۲۸ جنوری بوقت ۶ بجے صبح بذریعہ فون

حضرت سیدہ اُمِّ مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"کل دن بھر طبیعت اچھی رہی لیکن شام کے وقت کچھ گھبراہٹ اور بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ رات آرام سے سوتے رہے۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

مجلس شوریٰ کی تجاویز کے سلسلہ میں ضروری اعلان

شوریٰ میں تجاویز بھجوانے کے طریق کے متعلق اخبار الفضل میں تین دفعہ اعلان ہو چکا ہے۔ تجاویز بھیجنے والی جماعتیں ضروری کارروائی کر رہی ہوں گی۔ جماعتوں کی اطلاع کے لئے مزید اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب فیصلہ کسی ایک جماعت سے دو سے زیادہ تجاویز نہیں آنی چاہئیں۔ نیز ایسی تجاویز ۱۰ فروری ۱۹۶۴ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں تا بعد ضروری کارروائی ایجنڈا مجلس مشاورت میں شامل کی جا سکیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

رمضان المبارک میں کثرت سے دعائیں کرو اور تلاوتِ قرآن مجید اور صدقات کا بھی التزام کرو

دعا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے دعا کی حقیقت اور اس کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۷ مارچ ۱۹۲۸ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

یہ ہفتہ جو شروع ہونے والا ہے یعنی کل سے شروع ہوگا یہ رمضان کا آخری ہفتہ ہے اور اس کے بعد دن کو پھر وہی کھانا پینا ہوگا۔ اور انسان ہوگا۔ وہی تن آسانیاں ہوں گی۔ اور انسان ہوگا۔ وہی غفلتیں ہوں گی۔ اور انسان ہوگا۔ سوائے ان کے جن کے اندر رمضان کوئی تبدیلی پیدا کر گیا اور خدا کے قرب کا احساس ان کے دلوں میں چھوڑ گیا۔

لیکن یاد رکھنا چاہیئے یہ احساس بھی دعا کے ساتھ ہی پیدا ہو سکتا ہے۔ دعائیں ہی ایک ایسی چیز ہیں جو انسان کو کامیابی کی طرف لے جانے والی ہوتی ہیں جس کثرت کے ساتھ اس ماہ میں

دعاؤں کا موقعہ

ملتا ہے دوسرے مہینوں میں نہیں ملتا۔ پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ خصوصیت کے ساتھ اس ماہ میں دعائیں کریں۔ اور قرآن کریم کی تلاوت بھی ضرور کریں تا رمضان کی برکات سے پورا حصہ لے سکیں۔ قرآن کریم کا نزول رمضان میں شروع ہوا اور سال بھر میں جتنا قرآن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوتا تھا وہ رمضان میں دوبارہ نازل کیا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ آپ نے اپنی وفات کا اندازہ بھی اسی امر سے لگایا کہ ہر رمضان میں قرآن دو دفعہ نازل ہوتا تھا اور اب کے صرف ایک ہی دفعہ ہوا ہے۔ تو رمضان کے مہینے میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذہن میں قرآن کو تازہ کرنے کے لئے جبرئیل دوبارہ نازل ہوتا تھا۔ اس سے یہ سنت بھی معلوم ہوتی ہے کہ

قرآن کی حقیقی تلاوت

یہی ہے کہ ایک ماہ میں ایک دور کیا جائے۔ یہ گویا قرآن کریم کی طبعی تلاوت ہے۔ اسی لئے اس کے تیس پارے ہیں۔ اس کے یہ معنی تو نہیں کہ اس سے کم و بیش قرآن نہیں پڑھنا چاہیئے۔

بسا اوقات ایک انسان کو ضرورت ہوتی ہے کہ وہ اس سے زیادہ پڑھے۔ اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ کئی گھنٹوں میں ایک پارہ ختم کر سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے ان کے دنیاوی کاموں کو مدنظر رکھتے ہوئے سخت مشکل ہوتا ہے کہ وہ روزانہ پارہ پارہ ختم کر سکیں۔ بعض آدمیوں کو میں نے دیکھا ہے آدھ گھنٹہ تک پڑھنے کے بعد اگر ان سے پوچھا جائے کہ کتنا پڑھا ہے تو صرف دو تین رکوع بتائیں گے۔ وہ اگر سیپارہ ختم کریں تو ان کے دوسرے کام کاج میں ہرج ہوگا میری اپنی یہ حالت ہے کہ اگر تیزی کے ساتھ پڑھوں تو بارہ منٹ میں ایک سیپارہ ختم کر دیتا ہوں اور عام رفتار کے ساتھ بھی ۲۰۔۲۲ منٹ میں ختم کر سکتا ہوں۔ غرض مختلف حالتیں ہوتی ہیں بعض لوگ بار بار قرآن کریم کو پڑھنے کی وجہ سے جلدی جلدی پڑھ سکتے ہیں۔ یا جن کو عربی زبان میں عادت ہوتی ہے یا حافظ ہوتے ہیں وہ آسانی اور تیزی کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں۔ ایسے لوگ اگر زیادہ پڑھیں تو اچھی بات ہے مگر جبرائیل کا آنا اسی حکمت سے تھا کہ امت کے لئے تلاوت کا یہی اندازہ ہے کہ

ایک سیپارہ روز

قرآن کریم کی تلاوت کی جائے۔ دعائیں بھی خصوصیت سے ان دنوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں پھر سنت سے صدقہ و خیرات بھی ان دنوں میں کثرت سے کرنا ثابت ہے۔ صحابہ کہتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ویسے تو ہمیشہ ہی سخاوت کرتے تھے مگر رمضان کے دنوں میں کثرت اور خصوصیت سے کرتے تھے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ کم از کم اتنی سخاوت ضرور چاہیئے کہ ایک آدمی کے کھانے کا ماہوار خرچ ہو جائے اور جسے اس کی توفیق نہ ہو اس کے لئے تسبیح۔ تحمید اور تکبیر کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ ذکر الٰہی کو بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقات کا قائم مقام ٹھہرایا ہے۔

ایک مرتبہ غرباء رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ بے انصافی ہے کہ امراء صدقہ کر کے ہم سے بڑھ جاتے ہیں۔ نماز وہ بھی پڑھتے ہیں ہم بھی پڑھتے ہیں۔ روزے وہ بھی رکھتے ہیں ہم بھی رکھتے ہیں۔ جہاد ہم بھی کرتے ہیں وہ بھی کرتے ہیں مگر یہ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اس طرح زیادہ ثواب حاصل کر لیتے ہیں۔ ہمارے پاس روپیہ نہیں کہ ہم اس پہلو سے بھی ان کی برابری کر سکیں۔ دیکھو صحابہ نے کیا

اخلاص کا عجیب نمونہ

پیش کیا ہے۔ آج کل بعض لوگ کہتے ہیں فلاں مالدار ہے اس لئے اس کی زیادہ خاطر کی جاتی ہے اور غرباء کی طرف کم توجہ کی جاتی ہے۔ مگر یہ نہیں سوچتے کہ آخر جو خود لوگوں سے اچھا سلوک کرے گا اس کے ساتھ بھی اچھا سلوک ہونا ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی یہ اعتراض ہوتے تھے کہ کوئی امیر آتا ہے تو اسے اچھے کھانے دیئے جاتے ہیں اور غریب کو دال روٹی ہی ملتی ہے۔ اور اسی طرح آپ کے دربار میں بھی امتیاز رکھا جاتا ہے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس اعتراض کو سن کر فرمایا کہ یہ فرق تو خدا کے گھر سے ہی قائم کیا گیا ہے۔ ایک شخص جس کو اپنے گھر میں خدا تعالیٰ پلاؤ کھانے کے لئے دیتا ہے اسے اگر ہم دال کھانے کو دیں تو یہ خدا تعالیٰ کی سخت گستاخی ہوگی۔ یہ غلط باتیں ہیں ہر ایک انسان کو آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کے فرق مٹائے نہیں جا سکتے۔

اس طرح اعتراض ہونے لگیں تو پھر اگر کپڑا تقسیم ہو تو یہ اعتراض بھی ہوگا کہ فلاں شخص کا قد چھ فٹ ہے اس کو زیادہ کپڑا چلا گیا۔ اور فلاں صرف چار فٹ کا ہے اسے کم ملا۔ مگر یہ

قدرتی فرق

ہیں ان کو کوئی نہیں مٹا سکتا۔ ایک ذہین طالب علم سبق جلد یاد کر لیتا ہے مگر غبی الذہن دیر میں یاد کرتا ہے۔ ایک قوی اور توانا شخص فوج میں جلد ترقی کر کے عہدیدار بن جاتا ہے مگر ایک کمزور آدمی ساری عمر سپاہی ہی رہتا ہے تو یہ فرق خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور دنیا میں ہمیشہ رہیں گے۔ ہاں دینی امور میں کوئی امتیاز اور فرق نہیں۔ اگر کوئی امیر دیر سے مسجد میں آئے تو وہ ضرور پیچھے ہی بیٹھے گا۔ اگر وہ کسی غریب کو پیچھے کر کے خود آگے بیٹھے تو ہم ضرور اسے پکڑیں گے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ کوئی دوست یا عزیز اس کے لئے اپنی جگہ چھوڑ دے یہ ناجائز نہیں مگر وہ زبردستی جگہ آگے حاصل نہیں کر سکتا اسی طرح اور بھی بیسیوں باتیں ہیں جن میں کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً

قانونی اور شرعی حقوق

میں کوئی امتیاز نہیں ہو سکتا۔ غرض اس بات سے معلوم ہو سکتا ہے کہ صحابہ کے دلوں میں کیسا اخلاص تھا۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ یہ کیوں دولتمند ہیں۔ روپیہ یہ کیوں جمع کرتے ہیں بلکہ یہ شکوہ کیا کہ یہ دین میں ہم سے کیوں آگے بڑھ جاتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم ہر نماز کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ

تسبیح اور تحمید

اور بارہ مرتبہ تکبیر پڑھا کرو۔ بعض حدیثوں میں ۳۳، ۳۳ دفعہ تسبیح، تحمید اور ۳۴ دفعہ تکبیر بھی آیا ہے۔ اس طرح تم بھی ان لوگوں کے ساتھ شامل ہو جاؤ گے۔

آج کل کے کمزور ایمان والے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ بہتر سلوک کیوں نہیں کیا جاتا۔ ہمیں مال کیوں نہیں دیا جاتا مگر صحابہ یہ کہتے تھے امیر روپیہ دے کر ہم سے آگے بڑھ جاتے

ہیں۔ ہمیں کوئی ایسا طریق بتایا جائے کہ ہم ثواب حاصل کرنے میں ان سے پیچھے نہ رہیں جب امیروں کو اس بات کا علم ہوا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحمید اور تسبیح کرنے کا ارشاد فرمایا ہے تو انہوں نے بھی تسبیح و تحمید شروع کر دی۔ اس پر غربا نے پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی۔ امیر بھی آپ کے ارشاد پر عمل کرنے لگ گئے ہیں۔ اب ہم کیا کریں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں خدا کی نیکی سے کیونکر کسی کو روک سکتا ہوں۔ اگر ان کے مال ان کی

دینی ترقی کا موجب

ہو رہے ہیں۔ تو میں ان کو کیسے اس سے منع کردوں۔

اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ذکر الٰہی کو صدقہ کا قائم مقام ٹھہرایا گیا ہے۔ پس جو غریب لوگ صدقہ نہیں دے سکتے وہ تسبیح و تحمید و تکبیر سے ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اگر کوئی امیر باوجود مالی خیرات کے یہ بھی کرے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے روکا نہیں۔ یہ اس کے لئے مزید ترقی کا موجب ہوگا۔ مگر آج کل کے امیروں میں ایسے لوگ بہت کم ہیں۔

پس اپنے اندر چستی پیدا کرنے کا یہ بھی ایک ذریعہ ہے کہ

امراء صدقہ کریں

اور جن کو صدقہ کرنے کی توفیق نہیں وہ تسبیح و تحمید کریں۔ اس کے لئے ضروری نہیں کہ رسم کے طور پر ایک خاص شکل بناتے ہوئے مسجد میں انسان بیٹھا رہے۔ بلکہ وہ خواہ کہیں ہو تسبیح کر سکتا ہے۔ مجلس میں بیٹھا ہوا بھی تسبیح و تحمید و تکبیر کر سکتا ہے اور اس طرح ہر انسان کے لئے اس حکم کے پورا کرنے میں سہولت ہے۔ اور کوئی شخص خواہ کتنا ہی غریب کیوں نہ ہو۔ اس طرح صدقہ دے سکتا ہے۔ اور جو شخص سارا سال ایسا کرے وہ گویا سارا سال صدقہ دیتا رہتا ہے۔

موجودہ زمانہ میں

دعا پر جس قدر ظلم ہو رہا ہے

میں سمجھتا ہوں اور کسی زمانہ میں نہیں ہوا ہوگا۔ اس زمانہ میں دعا کی حیثیت ایک بے جان لاشہ کی سی ہوگئی ہے کچھ لوگ تو ایسے ہیں جنہوں نے اسے بدترین اور لغو شے سمجھ رکھا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کوئی بچہ نہیں کہ ہم اس سے مانگیں گے تو وہ ہمیں دے دے گا۔ اگر محنت کروگے تب ملے گا۔ دوسرے وہ لوگ ہیں جو دعا کو جھو منتر سمجھے ہوئے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ہمارے ملک میں بچے

آنکھ مچولی

کھیلتے ہیں۔ ایک بچہ آنکھیں بند کر لیتا ہے اور باقی بھاگ جاتے ہیں۔ پھر وہ ان کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس دوران میں اگر کوئی بچہ مقصودہ مقام پر آکر "چھو" کر دے تو وہ بچ جاتا ہے۔ اور پھر اس کو پکڑ کر اس کی آنکھیں نہیں بند کی جا سکتیں تو بعض لوگوں نے دعا کو

ایک ایسی ہی کھیل

سمجھ رکھا ہے کہ جب "چھو" کیا سب کچھ حاصل ہو جائے گا۔ پھر اگر ان کی مراد پوری نہ ہو۔ مثلاً اگر وہ بیٹے کے لئے دعا کر رہے ہوں اور وہ نہ ملے۔ یا مقدمہ میں ان کی فتح نہ ہو تو خدا سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے سمجھ رکھا ہے کہ ہمارے منہ سے ایک دفعہ کسی بات کے کہہ دینے سے خدا پر اس کا اسی طرح کر دینا فرض ہو گیا ہے۔ جس طرح ہم چاہتے ہیں۔ اور اگر اس طرح نہیں ہو سکتا تو پھر ایسے خدا کی عبادت کرنے سے کیا فائدہ۔ اس خیال کی وجہ سے کئی لوگ دہریہ ہو گئے ہیں پہلے خیال کے لوگ بھی اسی خیال کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور اسی بات کا اثر ہے کہ عام طور پر لوگ

بد دعا سے بہت ڈرتے ہیں

اور سمجھتے ہیں جب کسی نے بددعا دی تو وہ فوراً قبول ہو جائے گی اور ہم برباد ہو جائیں گے۔ عورتوں میں تو یہ خیال بہت ہی ترقی پر ہے وہ سمجھتی ہیں جب کسی نے کہا تیرا بچہ مرے تو بس وہ ضرور مر جائے گا۔ وہ اتنا نہیں سوچتیں کہ خدا "اندھیر نگری چوپٹ راجہ" نہیں بلکہ وہ بصیر ہستی ہے۔ وہ خود ہر بات کو دیکھتا ہے۔ اس سے بڑھ کر کیا ظلم ہو سکتا ہے کہ کوئی منہ سے کہہ دے کہ یا الٰہی فلاں کے بچے مر جائیں تو خدا مارنا شروع کر دے تو عورتوں نے خصوصاً بددعا کو ایک کھیل اور تماشہ سمجھ رکھا ہے۔ اور ان کا اعتبار

دعا کی قبولیت

کی نسبت بددعا پر بہت زیادہ ہے گویا وہ سمجھتی ہیں کہ خدا کچھ دینے کو اس طرح تیار نہیں ہوتا جیسا لینے کے لئے ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دلوں میں مخفی طور پر یہ احساس ہے کہ خدا تعالیٰ نعوذ باللہ ظالم اور سخت گیر ہے۔ وہ دعا کو اتنا نہیں سنتا جتنا بددعا کو سنتا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ دعائیں سنتا ہے۔ اور بددعا کو نہیں سنتا چنانچہ فرمایا۔

رحمتی وسعت کل
شیءٍ

کہ میری جملہ صفات پر

میری رحمت غالب ہے

اور جب رحمت غالب ہے تو رحمت تو دعا کو قبول کرنے والی چیز ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ رحمت دبی رہے اور قہر غالب آجائے۔ یہ تو دعا کا غلط مفہوم ہے۔ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ایک شخص ساری عمر دعائیں کرتا رہے وہ نیک و متقی بھی ہو۔ احکام شریعت پر چلنے والا بھی ہو۔ مگر وہ مر جائے اور اس کی دعا قبول نہ ہو۔ اور ایک دوسرے شخص کے دل میں چلتے چلتے

ایک خواہش

پیدا ہو اور وہ پورے طور پر اس کو الفاظ میں ادا بھی نہ کرنے پائے تو وہ پوری ہو جائے۔ مگر ساری عمر

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا مکتوب گرامی

تاریخ سلسلہ سے متعلق بعض واقعات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ☆ وعلی عبدہ المسیح الموعود

السلام علیکم۔ بات تو بظاہر چھوٹی سی ہے مگر تاریخی لحاظ سے تصحیح ضروری ہے۔ تاریخ احمدیت جلد چہارم (متعلق حضرت خلیفہ اولؓ) ۲۹۵ پر یہ لکھا گیا ہے کہ حضرت ام المومنین علیہا السلام عبدالرحمٰن خان و عبداللہ خان کی شادی کے سلسلہ میں علی گڑھ تشریف لے گئی تھیں۔ آپ مالیر کوٹلہ تک گئی تھیں علی گڑھ کا قصہ ہی ملتوی رہا۔ دونوں بھائیوں کا رشتہ علی گڑھ کے شروانی خاندان میں طے تھا بلکہ برات جانے کو تیار تھی۔ لیکن فریق ثانی کے خاندانی تنازعات کی وجہ سے التواء میں پڑ گیا۔ پھر میرے میاں نواب صاحب مرحوم نے جن کا شرح صدر پہلے ہی نہ تھا یہ ارادہ ہی ترک کر دیا اور ان لوگوں کے بار بار کے بہانوں سے تنگ آکر وہ رشتے توڑ دیئے گئے۔ ہمشیرہ عزیزہ امۃ الحفیظ بیگم سے ہی عبداللہ خان مرحوم کی شادی ہوئی یہ غلطی جو تاریخ احمدیت میں درج ہے۔ اس سے تو یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ عزیزہ امۃ الحفیظ بیگم سے ان کی دوسری شادی تھی۔ جن کے پاس کتاب ہو مہربانی سے حاشیہ پر اصلاح کر لیں تو بہتر ہوگا۔

اسی ضمن میں ایک اور بات بھی مجھے یاد آگئی جو تحریرات سلسلہ اصحاب احمد کی کسی جلد میں غالباً حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانیؓ کے تذکرہ میں ہے۔ کیونکہ ان کی اہلیہ صاحبہ سے روایت لکھی تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد اپنے گھر تشریف لے گئے تھے الفاظ ایسے تھے کہ جن سے معلوم ہوتا تھا کہ آپ فوراً بعد خلافت اپنے گھر چلے گئے۔ ایسا نہیں تھا بلکہ مجھے خوب یاد ہے کہ پہلے چند ماہ اور اکتوبر تک تو ضرور ٹھیک۔ بعض واقعات کی بناء پر مجھے علم ہے کہ آپ ہمارے گھر میں تھے۔ اس حصہ مکان میں جس میں اب مریم صدیقہ بیگم رہتی تھیں۔ جہاں آپ کا قیام عرصہ سے تھا۔ بعد میں آپ اپنے مکان میں گئے مگر جلدی نہیں۔

ایک اور بات بھی یاد آئی جو شاید کسی کے ہی علم میں ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے حضرت اماں جانؓ سے فرمایا تھا۔ کہ مجھے دو تین گھنٹہ کے لئے حجرہ حضرت مسیح موعودؑ (حجرہ اس کمرہ کو کہتے ہیں جس میں اکثر آخری سالوں میں دن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قیام رہا وہیں آپ رہتے اور اپنے کام تحریر وغیرہ میں مصروف رہتے) میں تنہا بیٹھ کر دعا کرنے کی اجازت دی جائے۔ آپ جہاں تک مجھے یاد ہے مابین ظہر و عصر حجرہ میں آکر دروازہ بند کر لیتے اور دعاؤں میں مشغول رہتے۔ شاید کچھ دن تو متواتر آتے رہے پھر جمعہ کا دن مقرر رہا۔ کافی عرصہ یہ سلسلہ جاری رہا تھا۔ یہ بھی آپ کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے مثال محبت کا نشان ہے۔ میں سوچتی ہوں کس شدت کے جذبہ عشق سے اس کمرے میں آپ تڑپ کر اور رو کر دعائیں کرتے ہوں گے۔ اور اپنے محبوب کی بوئے خوش ہر گوشے سے نکلتی محسوس کرتے ہوں گے۔ ہر نقش قدم کو ڈھونڈ کر آنکھوں سے لگانے کے لئے دل بے قرار ہوتا ہوگا۔ ہمارے پیارے صدیق تجھ پر ہزاروں سلام تو واقعی عاشق صادق تھا۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دیں بودے

والسلام مبارکہ

دعا کرنے کے باوجود دعا کے قبول نہ ہونے کے یہ معنے ہرگز نہیں ہوسکتے کہ دعا رد کر دیجاتی ہے۔ جیسے ایک مریض سینکڑوں طبیبوں کے علاج کے باوجود مرجاتا ہے۔ تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوسکتا کہ علم طب ہی کوئی چیز نہیں۔

ایک دوسرے مریض کو کسی حکیم یا طبیب کا علاج یا مشورہ میسر نہیں ہوتا بلکہ ایک بڑھیا صرف اتنا کہتی ہے کہ ہمارے ہاں بھی ایک شخص اس مرض میں مبتلا ہوا تھا تو ہم نے اسے فلاں چیز دی تھی اور وہ اچھا ہوگیا۔ اس بڑھیا کو اس مریض اور اپنے مریض کی

طبائع کے اختلاف

کا کچھ علم نہیں۔ بیماریوں کی علامتوں کا کچھ پتہ نہیں۔ دونوں میں بیماری پیدا ہونیکی وجوہات کی کچھ خبر نہیں۔ صرف اتنا کہہ دیتی ہے کہ ہم نے اپنے مریض کو یہ چیز دی تھی اب اتفاق ایسا ہوجاتا ہے کہ دونوں کی حالت ایک ہی سی ہوتی ہے اور وہ بھی اسی چیز سے شفایاب ہوجاتا ہے مگر بادشاہ مرجاتے ہیں اور اس سے علم طب کا غیر صحیح ہونا ثابت نہیں ہوسکتا۔

پس بعض

دعاؤں کا قبول نہ ہونا

بتاتا ہے کہ کوئی اور بھی قانون اور صفات ہیں جو دنیا میں کام کر رہی ہیں۔ جو آیت اس امر کے ثبوت میں پیش کی جاتی ہے کہ ہر دعا قبول ہونی چاہیئے۔ اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر دعا قبول نہیں ہوسکتی۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ لوگ کہتے ہیں اس کے یہ معنے ہیں کہ جب کوئی بندہ خدا تعالیٰ کو پکارتا ہے تو وہ اس کی دعا قبول کرتا ہے مگر اسی پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے یہ معنے ہیں کہ ہر دعا قبول نہیں ہوتی۔ ایک شخص دعا کرتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ اس کی دعا قبول ہوجائے مگر دعا کرتے وقت اس کے ذہن میں وہ خدا نہیں ہوتا جو کئی صفات کا مالک ہے بلکہ اس کے سامنے ایک دوسرا خدا ہوتا ہے جو اس کا

ذہنی خدا

ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے۔ خدا ایک وجود ہے اور اس کا یہی کام ہے کہ میری مراد پوری کردے۔ وہ اس کو مختلف صفات کا خدا نہیں سمجھتا بلکہ ایک خاص ذہنیت اس کے متعلق رکھتا ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کی بعض صفات ہی چاہتی ہیں کہ اس کی دعا رد کر دی جائے۔ خدا تعالےٰ کی صفات غنی۔ جبار۔ قہار۔ رحمٰن سب ہی ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اگر وہ ایک شخص کی دعا کو قبول کرے تو یہ اس کی دوسری صفات کے خلاف ہوتی ہے۔ ایک بڑھیا عورت ہے اس کا اکلوتا لڑکا قید ہوجاتا ہے وہ اس کی آزادی کے لئے دعا کرتی ہے۔ اب خدا بے شک

آزاد کرنے والا

ہے مگر وہ اس بڑھیا کا ہی تو خدا نہیں وہ سب کا خدا ہے اور وہ جانتا ہے کہ اس کو آزاد کرنے سے سینکڑوں انسان قید ہوں گے۔ اس لئے وہ اس کی دعا کو رد کر دیتا ہے تو خدا نے فرمایا۔ مَیں جو اصلی خدا ہوں اور تمام صفات کا مالک ہوں تمہارا ذہنی خدا نہیں ہوں۔ اگر تمہاری دعا میری صفات کے مطابق ہوگی تو وہ

ضرور قبول ہوگی

اور جب کوئی انسان قرآن کے پیش کردہ خدا کو پکارتا ہے تو اس کی پکار ضرور سنی جاتی ہے۔ خدا رحمان۔ رحیم۔ قہار۔ شدید العقاب سب صفات اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور دعا جب ان صفات والے خدا سے مانگی جائے تو وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ لفظ نی میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ سب صفات والا خدا ہے اگر وہ ایک شخص کو چھوڑتا ہے تو دوسرے کہتے ہیں ہم مارے جائیں گے۔ اس صورت میں اس کی صفت قہار ہی غالب آئے گی اس لئے وہ اس کو نہیں چھوڑتا۔ تو خدا نے یہ کہیں نہیں کہا کہ میری ایک ہی صفت سے مانگو۔ اگر وہ کہتا کہ ادع الرحمٰن تو بہت ہی کم دعائیں رد کی جاتیں۔ مگر اس آیت میں کوئی استثناء نہیں۔ لفظ نی ہے جس میں اس کی تمام صفات کا ذکر ہے۔

پس جو دعا قبول نہیں ہوتی۔ سمجھ لو کہ وہ

خدا کی صفات کے مطابق نہیں

خدا کی صفات کی مثال جیوری کی ہے اور جیوری کے ایک ممبر کی رائے پر کبھی فیصلہ نہیں ہوا کرتا بلکہ تمام ممبروں کی رائے کا خیال رکھا جاتا ہے۔ پس جو دعا جمیع صفات والے خدا کے سامنے پیش ہو وہ کبھی رد نہیں کی جاتی۔ یعنی جو دعا اس کی تمام صفات کے مطابق ہوگی۔ اور ان کو آپس میں ٹکرانہ دے گی وہ ضرور قبول کی جائے گی پس وہ لوگ پاگل ہیں اور نادان ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ دعا قبول نہیں ہوتی۔ دعا ضرور قبول ہوتی ہے مگر دعا ایسی ہونی چاہیئے جو خدا کے

شایانِ شان

اور اس کی صفات کے مطابق ہو۔ بعض عورتیں میرے پاس آتی ہیں کہ فلاں نے میرے بچے کو بد دعا دی ہے۔ اب کیا ہوگا۔ مَیں کہتا ہوں یہ بد دعا کس کے سامنے پیش ہوگی شیطان کے پیش تو نہیں ہوگی۔ خدا تعالےٰ کے ہی پیش ہوگی۔ اور وہ یقیناً اس کو رد کر دے گا۔ پس ان ایام میں

دعاؤں پر خاص زور

دینا چاہیئے اور ان دنوں سے خاص فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کو بھی دعاؤں سے خاص تعلق ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے کہ مَیں نے اس کے بالوں سے اس طرح پانی ٹپکتا دیکھا ہے جیسے کوئی حمام سے غسل کرکے نکلے۔ اس میں اسی کی طرف اشارہ ہے کہ وہ دعاؤں میں سخت مجاہدہ کرنے والا ہوگا۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی

اور

تزکیہ نفوس کرتی ہے!

شوریٰ میں تجاویز پیش کرنے کا طریق

مقامی انجمنوں کا کوئی ممبر جو مجلس مشاورت میں کوئی تجویز پیش کرنا چاہتا ہو وہ سب سے پہلے اپنی تجویز مقامی انجمن میں پیش کرے وہاں اگر کثرت رائے اس کی مؤید ہو تو وہ مقامی انجمن مرکز کے صیغہ متعلقہ سے اس کے متعلق خط و کتابت کرے اگر صیغہ متعلقہ کی طرف سے خطوط کے آنے جانے کا عرصہ نکال کر پندرہ دن کے اندر اندر مقامی انجمن کو کوئی جواب نہ جاوے تو مقامی انجمن اس تجویز کو اپنی طرف سے پیش کرنے کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کرسکیں گی۔ اگر صیغہ کا جواب پندرہ دن کے اندر اندر چلا جائے تو صیغہ کا جواب مقامی انجمن کے سامنے پیش ہوگا۔ پھر اگر مقامی انجمن اس تجویز کا پیش ہونا ضروری سمجھے تو وہ تجویز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں ارسال کردے۔ پھر حضور کی منظوری حاصل ہونے کے بعد وہ تجویز صیغہ متعلقہ کی رائے کے ساتھ مجلس مشاورت میں پیش ہو۔"

(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۱۰)

اگر کوئی مقامی جماعت احمدیہ مجلس مشاورت ۶۲ء میں تجویز پیش کرنا چاہتی ہو تو اس کے مطابق کارروائی فرمائے۔

پرائیویٹ سیکرٹری

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

یوگنڈا مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

اکتالیس افراد کا قبول اسلام۔ مکرم حافظ عبد السلام صاحب کی تشریف آوری اور مختلف جماعتوں کے دورے، تبلیغی سفر اور لٹریچر کی تقسیم

مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما انچارج یوگنڈا مشن بتوسط وکالت تبشیر ــــ ربوہ

اشاعت لٹریچر

گزشتہ رپورٹ میں خاکسار نے ذکر کیا تھا۔ کہ لانگی زبان میں ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت تیار کی ہے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی ایک تصنیف کا ترجمہ ہے۔ کتاب چھپ کر اب مارکیٹ میں آگئی ہے۔ اور خدا تعالے کے فضل سے بہت پسند کی گئی ہے۔ لانگی زبان میں یہ پہلا اسلامی لٹریچر ہے۔ اس کتاب کا ترجمہ مکرم عبد الغنی ہمایوں صاحب نے جو گورنمنٹ سیکنڈری سکول سرولی میں ٹیچر ہیں۔ اپنے رفیق کار MR. J. B. Okullu سے بغیر معاوضہ کے ادا کر دیا تھا۔ یہ دونوں دوست ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

اس کے علاوہ یوگنڈا کی ایک دوسری اہم زبان Luganda میں دو پمفلٹ بعنوان خاتم النبیین کے معنے، اور احمدیت کی حقیقت، چار چار صفحات کے ۲۵ ہزار کی تعداد میں شائع کئے ہیں۔ اسی طرح ایک رسالہ روزہ کے مسائل پر لوگنڈا زبان میں تیار کیا ہے۔ جو زیر طباعت ہے۔

تبلیغی سفر

دفتری خط و کتابت اور انتظامی امور میں خاکسار کو خاص مصروفیت رہتی۔ فراغت کے وقت جنجہ کی مارکیٹ میں جا کر لوگوں کو تبلیغ کرتا رہا۔ اسی طرح گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ اور میونسپل دفاتر میں افسران اور کلرکوں کو ملکر لٹریچر دیا۔ سیکنڈری سکول کے طلباء مشن ہاؤس میں آتے۔ ان کو تبلیغ کی اور لٹریچر دیا۔ دو پادری ملنے آئے۔ ان سے مسیح کی آمد ثانی کے متعلق گفتگو ہوئی۔ ایک دفعہ نیروبی گیا۔ اسی سفر میں سکول کے لئے اڑھائی ہزار شلنگ چندہ جمع کیا۔ اسی طرح معلم حمیعہ کے ساتھ جنجہ کے مضافات میں تبلیغ کے لئے گیا۔ بساماٹیا کے مسلمانوں کی دعوت پر میلاد النبی کے جلسہ میں شرکت کی۔

اس موقعہ پر بعض عربوں کو تبلیغ کرنے کا موقع ملا۔ اسی طرح کسا مبیرہ۔ لوگیری اور مبیکو کی جماعتوں میں تربیتی تقاریر کیں۔ ان مقامات پر احباب جماعت نے لوگوں کو مدعو کر کے تبلیغ کروائی۔ خدا تعالے کے فضل سے اکتالیس افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ موضع Namwendwa میں نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ اسجگہ اللہ تعالے نے ہم کو مسجد بھی دے دی ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

لوکل مبلغین کی ٹریننگ کلاس میں دو نئے طلباء نے داخلہ لیا ہے۔ حاجی ابراہیم سینفوما صاحب بڑی محنت سے اس کلاس کو پڑھاتے ہیں۔ خاکسار بھی وقت نکال کر اس کلاس کو پڑھاتا رہا۔

مکرم حافظ عبد السلام صاحب کی یوگنڈا میں آمد

۲۶ ستمبر کو مکرم حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال ثانی یوگنڈا کے دورہ پر تشریف لائے ان کی آمد پر ریڈیو کا نمائندہ موجود تھا انہوں نے حافظ صاحب کا انٹرویو لیا۔ اگلے روز حافظ صاحب سیٹ سکول کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ دیکھکر کہ سکول میں ۱۷۰ طلباء ہیں۔ آپ نے خوشی کا اظہار کیا۔ سکول کا پلاٹ دیکھا جو سات ایکڑ ہے۔ اس کی مزید آبادی کے لئے مشورے کئے گئے۔

جمعہ کی نماز حافظ صاحب نے کمپالہ کی مسجد میں پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آیت انما یعمر مساجد اللہ من امن باللہ والیوم الاخر کی تشریح کرتے ہوئے آپ نے احباب کو مسجد آباد رکھنے کی تلقین کی۔ نماز مغرب کے بعد جماعت کمپالہ کا اجلاس بلایا گیا خاکسار نے احباب کا حافظ صاحب سے تعارف کرایا۔ مکرم حافظ صاحب نے احباب کو پہلے اردو اور بعد میں انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے ذمہ داریوں کی ادائیگی اور مالی قربانیوں میں بڑھکر حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی اور مسجد زیورک کے چندہ کی اپیل کی۔

آپ کے بعد مسٹر ذکریا کنتریٹو صاحب اور معلم شعبانی کرونڈے صاحب نے تقاریر کیں انہوں نے حافظ صاحب کو خوش آمدید کہا اور بتایا کہ مسلمانوں کی حالت اس ملک میں نہایت ناگفتہ بہ ہے۔ وہ جہالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ احمدیت کی وجہ سے اب انہیں نیا ایمان نصیب ہوا ہے۔ جس کی وہ قدر کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کس طرح ابتداء میں احمدیوں کو یہاں مشکلات اور مصائب برداشت کرنا پڑے ہیں اور مخالفین نے ان کو احمدیت سے روگردانی کرنے کی کوششیں کیں لیکن خدا تعالے کے فضل سے وہ ہر طرح کے حیلوں میں ناکام رہے احمدیت کا نفوذ آہستہ آہستہ بڑھ رہا ہے اور لوگوں میں احساس پیدا ہو گیا ہے کہ احمدیت جس اسلام کو پیش کرتی ہے وہی درست ہے

۲۸ دسمبر کو مکرم حافظ صاحب چیمیرو کی جماعت میں گئے۔ یہ جماعت کمپالہ سے ۴۸ میل کے فاصلہ پر مساکا شہر کے قریب ہے خاکسار نے تعارف کرایا۔ مکرم محمد لیوذا صاحب پریذیڈنٹ جماعت نے چائے پیش کی۔ بعد ازاں استقبالیہ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔

مکرم معلم احمد سٹوڈ صاحب سیکرٹری جماعت نے ایڈریس پیش کیا۔ اور کہا کہ ہمیں بڑی خوشی ہوئی ہے کہ ہمارے مقدس مرکز سے ایک بزرگ اتنی دور کی مسافت طے کر کے ہمیں ملنے آئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کس طرح احمدیت کی آواز ہمارے کانوں تک پہنچی اور کس کس رنگ میں یہاں مخالفتیں ہوئیں۔ لیکن اللہ تعالے نے ہمیشہ ہی معاندین کو ناکام رکھا ہے۔ احمدیت کا بیج اب اس ملک میں بویا گیا ہے۔ جو خدا تعالے کے فضل سے بڑھے گا اور دن دوگنی ترقی کرے گا۔ انہوں نے بالخصوص مبلغین کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ باوجود اس کے کہ ان کی طرز رہائش اور خوراک جدا ہے۔ پھر بھی وہ یہاں آکر ہمارے ساتھ شیر و شکر ہو گئے ہیں۔ اور ہمارے ساتھ ہمارے مکانوں میں رہتے ہیں اور ہماری خوراک کھاتے ہیں اور بھائیوں کا سا سلوک ہم سے کرتے ہیں۔

انہوں نے توجہ دلائی کہ نئی پود کی تعلیم و تربیت کے لئے ہمیں سکول کھولنا چاہیئے۔ انہوں نے بتایا کہ اس غرض کے لئے ان کی جماعت نے ایک قطعہ زمین خرید لیا ہے۔

مکرم حافظ صاحب نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ انہیں یہ دیکھکر بڑی خوشی ہوئی ہے کہ یہاں کی جماعت منظم ہے اور باقاعدہ عہدہ دار موجود ہیں۔ اور ان میں کام کا جذبہ اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ ہمت کر کے سکول کا آغاز کر دیں۔ اور کوشش کریں کہ وہ کامیاب ہو جائے۔ دعا کے بعد احباب سے رخصت ہوئے۔ اور سیکرٹری صاحب جماعت ہمارے ساتھ اس جگہ آئے جہاں جماعت نے پلاٹ خرید رکھا تھا حافظ صاحب نے پلاٹ دیکھا۔ جو اونچی جگہ پر بر لب سڑک واقع تھا۔

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

۲۱/۱۱/۶۳ تا ۲۷/۱۱/۶۳

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسماء گرامی معہ ان کی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمبر	نام	رقم
۶۶۱	احباب جماعت احمدیہ ظفروال ضلع سیالکوٹ بذریعہ مکرم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب باجوہ	۱۰ — ۰۰
۶۶۲	‹‹ ‹‹ ‹‹ لائلپور شہر بذریعہ مکرم شیخ محمد یوسف صاحب	۱۹۱ — ۰۷
۶۶۳	مکرم مسیح اللہ مبارک صاحب لونہرہ	۱۰ — ۰۰
۶۶۴	‹‹ جناب منیر احمد صاحب ‹‹	۲۸ — ۰۰
۶۶۵	‹‹ خلیل احمد صاحب ناصر دار الصدر جنوبی ربوہ	۱۰ — ۰۰
۶۶۶	‹‹ چوہدری بشیر احمد صاحب اے۔ ایل آر۔ او	۱۰ — ۰۰
۶۶۷	احباب جماعت احمدیہ نیلہ گنبد لاہور بذریعہ مکرم محمد یحییٰ صاحب	۹۱ — ۰۰
۶۶۸	‹‹ ‹‹ ‹‹ جہلم بذریعہ مکرم جناب محمد اسرائیل صاحب	۲۵ — ۰۰
۶۶۹	مکرم میاں عبد الحق صاحب بذریعہ مکرم محمد خورشید صاحب منٹگمری شہر	۲۵۵ — ۰۰
۶۷۰	‹‹ جناب عبد الواحد صاحب ٹھٹھری سکھر (سندھ)	۲۱ — ۰۰
۶۷۱	احباب جماعت احمدیہ نور نگر فارم سندھ بذریعہ مکرم جناب محمد صادق صاحب	۱۵ — ۰۰
۶۷۲	لجنہ اماء اللہ چٹاگانگ مشرقی پاکستان	۲۰ — ۰۰
۶۷۳	مکرم تصدق حسین صاحب لاہور بذریعہ ملک منیر احمد خان صاحب کراچی	۱۵۰ — ۰۰
۶۷۴	مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب بھکو بھٹی ضلع سیالکوٹ	۲۰ — ۰۰
۶۷۵	مکرم جناب محمد صدیق صاحب ڈگری گھنال ‹‹	۱۱ — ۶۹
۶۷۶	محترمہ بیگم صاحبہ مرزا مبارک احمد صاحب تاجر حیدرآباد سندھ	۲۵ — ۰۰
۶۷۷	محترمہ عذرا رضوی صاحبہ بنت سید محمد حسین شاہ صاحب سمندری ضلع لائلپور	۱۰ — ۰۰
۶۷۸	مکرم جناب احمد دین حقانی صاحب نائک آف بہاولپور حال لائل پور شہر	۱۰ — ۰۰
۶۷۹	احباب جماعت احمدیہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری بذریعہ مکرم چوہدری حاکم علی صاحب	۲۴ — ۰۰
۶۸۰	مکرم قاضی مسعود احمد صاحب گھوگھیاٹ میانی ضلع سرگودھا	۱۰ — ۰۰

وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ

جسے خدا رکھے

چوہدری محمد حسین صاحب وارڈن ہوسٹل کی ایک بچی عمر ۲½ سال چودہ فٹ کی بلندی سے کوٹھے پر سے گر گئی۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے کسی قسم کی چوٹ نہیں آئی۔ معمولی خراش تک بھی نہیں آئی۔ اسی وقت صدقہ دیا گیا اور دعا کی گئی۔ احباب جماعت سے بھی دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ بھی بچی کو اپنی حفاظت میں رکھے۔

(ڈیف اینڈ ڈمب سکول دھرم گڑھ۔ لاہور)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرا لڑکا عزیزی منور احمد سیالکوٹی واقف زندگی متعلم جامعہ احمدیہ ایک ماہ سے زائد عرصہ سے لبا رحمة ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ جملہ احباب و درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

عبد الرحمٰن سیالکوٹی دار الصدر ربوہ

۲۔ مکرم چوہدری قدرت اللہ صاحب انبالوی نقیب مسجد احمدیہ و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سمندری ضلع لائلپور کا ایک مقدمہ چل رہا ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری) عبد الکریم خان شاہد کالا گڑھی مربی جماعت احمدیہ۔ سمندری ضلع لائلپور)

۳۔ میرے چھوٹے بھائی عزیزم ملک ناصر احمد صاحب کا گلے کا اپریشن ہوا ہے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک بشیر احمد بنی۔ ضلع حبیب آباد)

۴۔ خاکسار کے نانا جان مکرم ملک محمد حیات صاحب بھیروی حال راولپنڈی کافی عرصہ سے پیشاب کے عارضہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرماویں۔

(خاکسار شیخ بشیر احمد)

بھائی نیاز احمد صاحب مرحوم کا ذکر خیر

جیسا کہ اخبار میں شائع ہو چکا ہے میرے بڑے بھائی محترم نیاز احمد صاحب ولد حافظ مشتاق احمد صاحب مرحوم آف کیمبل پور مورخہ ۱۰/۱ بروز جمعہ احمدیہ ہال کراچی میں اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت ہی نیک مخلص دیندار سادہ مزاج اور سلسلہ کے ساتھ محبت رکھنے والے انسان تھے۔ کیمبل پور میں پیدا ہوئے فاضل اور ایس وی۔ میٹرک کے بعد جہلم میں پاس کیا اور کچھ عرصہ سکول ماسٹر رہے۔ گذشتہ عالمی جنگ کے دوران میں فوج میں نائک بھرتی ہوئے اور پانچ سال سروس کی۔ فوج سے فارغ ہو کر پشاور میں اپنا کاروبار کرتے رہے صابر انسان تھے بڑی سے بڑی مشکلات میں بھی نہیں گھبراتے تھے۔ پانچ چھ سال قبل ان کی بیوی چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر وفات پا گئی۔ جنہیں بڑی محبت اور کوشش سے پالا۔ گذشتہ پانچ چھ سال سے احمدیہ ہال کراچی میں ملازم تھے اور وہاں میں رہتے تھے اور اپنے دو کم سن بچوں جس میں ایک لڑکی بہت ہی کم عمر کی ہے کی پرورش کرتے تھے۔ جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء پر ربوہ خاکسار کے ساتھ ہی رہے۔ جلسہ سالانہ کے بعد واپس کراچی گئے اور مورخہ ۱۰/۱ بروز جمعہ احمدیہ ہال کراچی میں جمعہ کی نماز کے واسطے اذان دے کر اپنے کمرہ میں گئے اور کرسی پر بیٹھے بیٹھے قفس عنصری سے روح پرواز کر گئی اور اپنے مولا حقیقی کے پاس پہنچ گئے۔

احباب سے ان کی درجات کی بلندی اور مغفرت کے واسطے درخواست ہے کہ خداوند کریم مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرما دے اور ان کے دو بچے جو کہ بہت چھوٹے ہیں ان کا حامی و ناصر ہو۔

(خاکسار ملک نذیر احمد درویش قادیان)

چوہدری منظور احمد صاحب مرحوم و مغفور

چوہدری منظور احمد صاحب ساکن چھور جماعت احمدیہ سانگلہ ہل کے چودہ سال تک امیر رہے ہیں ان کا وجود ہماری جماعت کے لئے نعمت تھا تقسیم ملک کے وقت وہ یہاں اکیلے ہی احمدی تھے۔ سنٹرل کوآپریٹو بنک میں بطور منیجر تعینات تھے۔ آپ نے اس علاقہ کے احمدی مہاجرین کی بہت خدمت کی ہے۔ آپ نہایت مخلص اور غیور احمدی تھے۔ اس علاقہ کے احمدی احباب کے لئے ایک مرکزی نقطہ بن چکے تھے۔ انفرادی طور پر ہر ایک کے دکھ اور سکھ میں حصہ لیا۔ لوگوں کی تکلیف کو رفع کرنے کے لئے وہ ہمیشہ سپر ہو جاتے تھے۔ ہر ایک سے کمال محبت و شفقت سے پیش آتے دو سال سے وہ حیدرآباد چلے گئے تھے۔

مرحوم بہت ہی خوبیوں کے مالک تھے۔ نہایت ہنس مکھ۔ بارسوخ اور نافع الناس وجود تھے۔ بڑے لڑکے محمد مسعود صاحب کو بی۔ اے۔ بی ٹی کرا کر وقف کیا۔ وہ اب جامعہ میں زیر تعلیم ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں برکت دے اور سلسلہ کے لئے مفید وجود بن کر اپنے قابل قدر باپ کی خواہشات کو پورا کرنے والا ہو۔ ہماری جماعت میں سب سے زیادہ چندہ مرحوم کا ہوا کرتا تھا اور کئی دفعہ مالی مشکلات کے باوجود چندہ میں کمی آنے نہیں دی۔ بلکہ ایک دفعہ میرے توجہ دلانے پر بقایا ادا کرنے کے لئے اپنے گھر کا زیور فروخت کر کے چندہ ادا کر دیا۔ سانگلہ ہل کے غیر از جماعت دوستوں نے بھی ان کی وفات کو بہت محسوس کیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور اپنے فضل سے اپنی رحمت کے سایہ میں رکھے۔ ان کے لواحقین کو صبر کی توفیق دے۔ آمین۔

(نصیر اللہ امیر جماعت احمدیہ سانگلہ ہل)

وفات

میری والدہ محترمہ بتول بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ کریم اللہ صاحب مرحوم آف پائل ریاست پٹیالہ ربوہ میں مورخہ ۸/۱ مطابق ۲۲ رمضان المبارک تین بجے دوپہر چند گھنٹہ کی مختصر علالت کے بعد وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ موصیہ تھیں نماز جنازہ مورخہ ۹/۱ کو بعد نماز عصر لنگر خانہ کے سامنے میدان میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ نماز جنازہ کے بعد محترم مولانا شمس صاحب و دیگر بہت سے بزرگوں نے جنازہ کو کندھا دیا۔ نماز مغرب کے بعد مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کر دیا گیا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرماوے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ آمین۔ خاکسار حکیم شیخ خورشید احمد شاد کو ٹھاز دار ربوہ

تریاقِ چشم رجسٹرڈ کی اعجازی تاثیر

میں خود بھی حیران ہوں اور نہ ہی موجد کا دعویٰ ہے مگر لوگ کہتے ہیں کہ آپ کا سرمہ تریاق چشم بیس سال کے لگتے تین چار دن میں ختم کر دیتا ہے۔"

چوہدری نصیر احمد صاحب گوٹھ احمدیہ ضلع تھرپارکر سندھ پھر ڈاکٹر اور حکیم بھی بار بار اپنے دواخانہ میں مریضان چشم کے لئے منگواتے ہیں جیسا کہ ڈاکٹر حبیب اللہ خان آف ملتان فرماتے ہیں "پانچ تولہ تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرمادیں پھر حکیم سید طاہر صاحب النبدی ٹوپی ضلع مردان تحریر فرماتے ہیں "

"چالیس شیشیاں تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرمادیں"

اب آپ خود ہی غور فرمادیں کہ اس سے بڑھ کر مریضان چشم کے لئے اور کیا یقینی شہادت ہو سکتی ہے تریاق چشم ایک نباتاتی مرکب ہے جو گکردوں کو زائل کرتا ہے سرخی کو دور ہوتا باہر کاٹ دیتا ہے زخم خارش۔ دھند گبد۔ گونہ۔ تر کی روشنی میں آنکھ نہ کھلنا اور مطالعہ سے محروم رہنا سب کے لئے بے حد مفید ہے چالیس سال کے دوران میں اسسٹنٹ کمیلی انگریز صاحب اور دیگر نامور ڈاکٹروں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ سے امتیازی سرٹیفکیٹ حاصل کر چکا ہے خدمت خلق کے پیش نظر قیمت وہی ہے جو چالیس سال پہلے مقرر کی گئی تھی قیمت پانچ روپیہ فی تولہ۔ اب کوئی صاحب سابقہ پتہ گوٹھی شاہ دولہ صاحب ضلع گجرات پر آرڈر نہ بھیجیں۔

المشتہر: مرزا محمد شریف بیگ مینیجر تریاقِ چشم حویلی منصف چنیوٹ ضلع جھنگ

ٹھیکہ پر زمین حاصل کرنے کا
سنہری موقعہ
دس مربعہ زمین

جو کہ شور کوٹ روڈ جھنگ پر واقعہ ہے، اور اس میں ڈ ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں ٹھیکہ پر دی جانی مطلوب ہے۔ خواہشمند احباب ٹھیکہ پر حاصل کر سکتے ہیں خط و کتابت یا ملنے کا پتہ:- م۔ د معرفت مینیجر الفضل ربوہ

کلیم

جائداد اور کرایہ کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

مبشر پراپرٹی ڈیلر

فسٹ فلور کمرہ نمبر ۹ رحمت مارکیٹ انارکلی لاہور

ہوٹل، بنگلے، پلاٹ۔ دکانیں۔ زرعی زمین، ہر قسم کی جائداد کی خرید و فروخت کے لئے **توحید پراپرٹی ڈیلرز** ریگل سینما بلڈنگ لاہور کو یاد فرماویں!

درخواست دعا

میری اہلیہ کے پتہ میں پتھری ہے پیٹ کا اپریشن ہے دوستوں سے اپریشن کی کامیابی اور مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار فضل الرحمن ۱۵/۱۲ c پریذیڈنٹ حلقہ لیاقت آباد کراچی نمبر ۱۹۔

۲۔ والد محترم نبی بخش صاحب بہت دنوں سے کمر درد اور جوڑوں میں درد کی وجہ سے صاحبِ فراش ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام صحابہ کرام بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور جملہ احباب سے والد کی صحت کاملہ عاجلہ کے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار رفعت اللہ سیکرٹری مالی چک نمبر ۸۹ رتن لائلپور۔

ضرورت ہے

چٹاگانگ (مشرقی پاکستان) کی فیکٹری کیلئے

ایک بی ایس سی (کیمسٹری۔ فزکس) یا

ایم ایس سی کیمسٹری کی ضرورت ہے،

خواہشمند حضرات اپنے امیر یا پریذیڈنٹ کی معرفت درخواستیں بمع کوائف مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں۔

شیخ نصیر احمد ایڈووکیٹ ۱۳ ٹمپل روڈ لاہور

حب اٹھرا

فی تولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل کورس پونے چودہ روپے

حب مسان

بچوں کے سوکھے کا کامیاب علاج فی شیشی دو روپے

بچوں کی چونڈی

دست رکنے کی بہترین دوائی شیشی ایک روپیہ

مفید النساء

ایام بے قاعدگی کی مجرب دوا تین روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

۶۳/۱۱/۲۱ تا ۶۳/۱۱/۲۷

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسمائے گرامی معہ ان کی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمبر	نام	رقم
۶۶۱	احباب جماعت احمدیہ ظفروال ضلع سیالکوٹ بذریعہ مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب باجوہ	۱۰-۰۰
۶۶۲	" " " لائلپور شہر بذریعہ مکرم شیخ محمد یوسف صاحب	۱۹۱-۰۶
۶۶۳	مکرم مسیح اللہ مبارک صاحب نوشہرہ	۱۰-۰۰
۶۶۴	" جناب منیر احمد صاحب "	۲۸-۰۰
۶۶۵	" خلیل احمد صاحب ناصر دارالصدر جنوبی ربوہ	۱۰-۰۰
۶۶۶	" چوہدری بشیر احمد صاحب اے۔ ایل آر۔ او	۱۰-۰۰
۶۶۷	احباب جماعت احمدیہ نیلہ گنبد لاہور بذریعہ مکرم محمد یحیٰ صاحب	۹۱-۰۰
۶۶۸	" " " " ملتان بذریعہ مکرم جناب محمد اسمٰعیل صاحب	۲۵-۰۰
۶۶۹	مکرم میاں عبدالحق صاحب بذریعہ مکرم محمد خورشید صاحب منٹگمری شہر	۲۵۵-۰۰
۶۷۰	" جناب عبدالواحد صاحب روہڑی سکھر (سندھ)	۲۱-۰۰
۶۷۱	احباب جماعت احمدیہ نورنگر فارم سندھ بذریعہ مکرم جناب محمد صادق صاحب	۱۵-۰۰
۶۷۲	لجنہ اماء اللہ چاٹگانگ مشرقی پاکستان	۲۰-۰۰
۶۷۳	مکرم تصدق حسین صاحب لاہور بذریعہ ملک منیر احمد خاں صاحب کراچی	۱۵۰-۰۰
۶۷۴	مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب بھکو بھٹی ضلع سیالکوٹ	۲۰-۰۰
۶۷۵	مکرم جناب محمد صدیق صاحب ڈگری گھنال "	۱۱-۶۹
۶۷۶	محترمہ بیگم صاحبہ مرزا مبارک احمد صاحب تاجر حیدرآباد سندھ	۲۵-۰۰
۶۷۷	محترمہ عذرا رضوی صاحبہ بنت سید محمد حسین شاہ صاحب سمندری ضلع لائلپور	۱۰-۰۰
۶۷۸	مکرم جناب احمد دین خان صاحب نائک آف بہاولپور حال لائلپور شہر	۱۰-۰۰
۶۷۹	احباب جماعت احمدیہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری بذریعہ مکرم چوہدری حاکم علی صاحب	۲۴-۰۰
۶۸۰	مکرم قاضی مسعود احمد صاحب گکھو گھیاٹ میانی ضلع سرگودھا	۱۰-۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

جسے خدا رکھے

چوہدری محمد حسین صاحب وارڈن ہوٹل کی ایک بچی عمر ۱½ سال چودہ فٹ کی بلندی سے کوٹھے پر سے گر گئی۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے کسی قسم کی چوٹ نہیں آئی۔ معمولی خراش تک بھی نہیں آئی۔ اسی وقت صدقہ دیا گیا اور دعا کی گئی۔ احباب جماعت سے بھی دعا کی درخواست ہے کہ خدا آئندہ بھی بچی کو اپنی حفاظت میں رکھے۔

(ڈیف اینڈ ڈمب سکول دارح گڑھ۔ لاہور)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرا لڑکا عزیزی منور احمد سٹھیالوی واقف زندگی متعلم جامعہ احمدیہ ایک ماہ سے زائد عرصہ سے لمبا رضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔ جملہ احباب درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

عبدالرحمٰن سٹھیالوی دارالنصر ربوہ

۲۔ مکرم چوہدری قدرت اللہ صاحب انبالوی نقیب مسجد احمدیہ و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سمندری ضلع لائلپور کا ایک مقدمہ چل رہا ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری عبدالکریم خان شاہد کاٹھ گڑھی مربی جماعت احمدیہ۔ سمندری ضلع لائلپور)

۳۔ میرے چھوٹے بھائی عزیزم ملک ناصر احمد صاحب کا گلے کا اپریشن ہوا ہے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک بشیر احمد ہٹیا۔ ضلع حیدرآباد)

۴۔ خاکسار کے نانا جان مکرم ملک محمد حیات صاحب بھیروی حال راولپنڈی کافی عرصہ سے پیشاب کے عارضہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرماویں۔

(خاکسار شیخ بشیر احمد)

بھائی نیاز احمد صاحب مرحوم کا ذکر خیر

جیسا کہ اخبار میں شائع ہو چکا ہے میرے بڑے بھائی محترم نیاز احمد صاحب ولد حافظ مشتاق احمد صاحب مرحوم آف کیمبل پور مورخہ ۶۴/۱/۱۰ بروز جمعہ احمدیہ ہال کراچی میں اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت ہی نیک مخلص دیندار سادہ مزاج اور سلسلہ کے ساتھ محبت رکھنے والے انسان تھے۔ کیمبل پور میں پیدا ہوئے فارمل اور ایس وی۔ میٹرک کے بعد جہلم میں پاس کیا اور کچھ عرصہ سکول ماسٹر رہے۔ گذشتہ عالمی جنگ کے دوران میں فوج میں نائک بھرتی ہوئے اور پانچ سال سروس کی۔ فوج سے فارغ ہو کر پشاور میں اپنا کاروبار کرتے رہے صابر انسان تھے بڑی سے بڑی مشکلات میں بھی نہیں گھبراتے تھے۔ پانچ چھ سال قبل ان کی بیوی چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر وفات پا گئی۔ جنہیں بڑی محبت اور کوشش سے پالا۔ گذشتہ پانچ چھ سال سے احمدیہ ہال کراچی میں ملازم تھے اور وہاں ہی رہتے تھے اور اپنے دو کمسن بچوں جس میں ایک لڑکی بہت ہی کم عمر کی ہے کی پرورش کرتے تھے۔ جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء پر ربوہ خاکسار کے ساتھ ہی رہے۔ جلسہ سالانہ کے بعد واپس کراچی گئے اور مورخہ ۶۴/۱/۱۰ بروز جمعہ احمدیہ ہال کراچی میں جمعہ کی نماز کے واسطے اذان دے کر اپنے کمرہ میں گئے اور کرسی پر بیٹھے بیٹھے قفس عنصری سے روح پرواز کر گئی اور اپنے مولا حقیقی کے پاس پہنچ گئے۔

احباب سے ان کی درجات کی بلندی اور مغفرت کے واسطے درخواست ہے کہ خداوند کریم مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرما دے اور ان کے دو بچے جو کہ بہت چھوٹے ہیں ان کا حامی و ناصر ہو۔

(خاکسار ملک نذیر احمد درویش قادیان)

چوہدری منظور احمد صاحب مرحوم و مغفور

چوہدری منظور احمد صاحب ساکن چھور جماعت احمدیہ سانگلہ ہل کے چودہ سال تک امیر رہے ہیں ان کا وجود ہماری جماعت کے لئے نعمت تھا تقسیم ملک کے وقت وہ یہاں اکیلے ہی احمدی تھے۔ سنٹرل کوآپریٹو بنک میں بطور منیجر تعینات تھے۔ آپ نے اس علاقہ کے احمدی مہاجرین کی بہت خدمت کی ہے۔ آپ نہایت مخلص اور غیور احمدی تھے۔ اس علاقہ کے احمدی احباب کے لئے ایک مرکزی نقطہ بن چکے تھے۔ انفرادی طور پر ہر ایک کے دکھ اور سکھ میں حصہ لیا۔ لوگوں کی تکلیف کو رفع کرنے کے لئے وہ ہمیشہ سپر ہو جاتے تھے۔ ہر ایک سے کمال محبت و شفقت سے پیش آتے دو سال سے وہ حیدرآباد چلے گئے تھے۔

مرحوم بہت ہی خوبیوں کے مالک تھے۔ نہایت منکسر مزاج۔ با رسوخ اور فائق انسان تھے۔ بڑے لڑکے محمد مسعود صاحب کو بی۔ اے۔ بی ٹی کرا کر وقف کیا۔ وہ اب جامعہ میں زیر تعلیم ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں برکت دے اور سلسلہ کے لئے مفید وجود بن کر اپنے قابل قدر باپ کی خواہشات کو پورا کرنے والا ہو۔ ہماری جماعت میں سب سے زیادہ چندہ مرحوم کا ہوتا کرتا تھا اور کئی دفعہ مالی مشکلات کے باوجود چندہ میں کمی آنے نہیں دی۔ بلکہ ایک دفعہ میرے توجہ دلانے پر بقایا ادا کرنے کے لئے اپنے گھر کا زیور فروخت کر کے چندہ ادا کر دیا۔ سانگلہ ہل کے غیر از جماعت دوستوں نے بھی ان کی وفات کو بہت محسوس کیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور اپنے فضل سے اپنی رحمت کے سایہ میں رکھے۔ ان کے لواحقین کو صبر کی توفیق دے۔ آمین۔

(فقیر اللہ امیر جماعت احمدیہ سانگلہ ہل)

وفات

میری والدہ محترمہ بتول بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ کریم اللہ صاحب مرحوم آف پائل ریاست پٹیالہ ربوہ میں مورخہ ۶۴/۱/۱۸ مطابق ۲ رمضان المبارک تین بجے دوپہر چند گھنٹہ کی مختصر علالت کے بعد وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ موصیہ تھیں نماز جنازہ مورخہ ۶۴/۱/۱۹ کو بعد نماز عصر لنگر خانہ کے سامنے میدان میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ نماز جنازہ کے بعد محترم مولانا شمس صاحب و دیگر بہت سے بزرگوں نے جنازہ کو کندھا دیا۔ نماز مغرب کے بعد مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کر دیا گیا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرماوے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ آمین۔ خاکسار حکیم شیخ خورشید احمد مشتاق گولبازار ربوہ